Fikr-o-Nasar (Islamabad) 26:2 (1988)

فطری نظام تخلیق اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی

قرآن و سنت کی روشنی میں

عبدالغفار حسن

عصر حاضر سائنسی ترقی کے عروج کا زمانہ ہے نت نئے ایجادات و انکشافات منظر عام پر آ رہے ہیں ۔ اور ہر نیا انکشاف اور نئی ایجاد تفقہہ فی الدین رکھنے والے اہل علم کیلئے سوچ بچار کی نئی جہتیں وا کرتی ہے انہیں قرآن و سنت کی روشنی میں اس سے متعلق حلت و حرمت کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔

اسلام اس سلسلے میں ہمیں ایک راهنما اصول مہیا کرتا ہے وہ یہ کہ حرام ہونے کی صورت میں اس چیز سے کلیۃً اجتناب کیا جائے اور اگر حلت و حرمت واضح نہ ہو تو بھی بہتر یہ ہے کہ ایسی مشتبہ چیزوں سے اجتناب کیا جائے :

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: ان الحلال بین وان الحرام بین وبینهما أمور مشتبهات لایعلمهن کثیر من الناس، فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام، کالراعی یرعی حول الحمی لوشک أن یرتع فیه ألا وان لکل ملک حمی، ألا وان حمی اللہ محارمه. متفق علیه .

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمان کو اپنے دین کی حفاظت کو ہر چیز پر فوقیت دینی چاہئے ۔ اور وہ شبہات سے پرہیز کرنے سے ہی اپنے دین اور عزت کو بچا سکتا ہے ۔

انہی مشتبہ امور میں سے ایک آجکل کے دور کا وہ طبی انکشاف ہے جسے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا نام دیا گیا ہے ۔ جس میں ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے تخم ریزی کی جاتی ہے اور پھر فطری طریقے سے بچے کی ولادت ہوتی ہے ۔

مغربی ممالک میں اس چیز پر تحقیقات اور تجربات ہو رہے ہیں اور وہ لوگ حلت و حرمت سے بےنیاز اپنے تجربات میں مصروف ہیں اور اب تک کئی کامیابیاں بھی حاصل کر چکے ہیں ۔

مسلمان ممالک میں یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ اس طریقہ سے پیدا شدہ بچوں کی کیا حیثیت ہے یہ طریقہ جائز ہے یا نہیں ؟

زیر نظر مقالے میں آیات اور احادیث کی روشنی میں ان مسائل کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے ۔ پہلے متعلقہ آیات قرآنی ملاحظہ کیجئے اور اسکے بعد وجوہ استدلال پر بحث کی جائے گی ۔

آیات قرآن

١ ۔ یایها الناس ان کنتم فی ریب مّن البعث فانا خلقنکم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة وّغیر مخلقة لنبین لکم ونقرّ فی الارحام مانشآء الی اجل مّسمی (١)

ترجمہ: لوگو! تم (دوبارہ) جی اٹھنے کے بارے میں شک میں ہو تو (اس بات پر غور کرو) ہم نے تمہیں (کس چیز سے) پیدا کیا، مٹی سے، (پھر تمہاری پیدائش کا سلسلہ کس طرح شروع ہوا) نطفے سے ۔ پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر گوشت کی بوٹی سے (جو) شکل والی (بھی ہوتی ہے) اور بےشکل بھی ۔ (یہ ہم اس

لیے بتا رہے ہیں) تاکہ تم پر (اپنی قدرت کی کارفرمائیاں) ظاہر کریں ۔ پھر (دیکھو) ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں (کہ تکمیل تک پہنچائیں) اسے ایک مقررہ میعاد تک رحم میں ٹھہرائے رکھتے ہیں ۔

۲ ۔ ولقد خلقنا الانسان من سللٰة من طین ثم جعلنٰہ نطفة فی قرار مکین ۔ ثم خلقنا النطفة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظٰماً فکسونا العظٰم لحما ثم انشانٰہ خلقاً اٰخر فتبٰرک اللہ احسن الخلقین (۲)

ترجمہ: اور (دیکھو) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ نطفہ بنا کر رکھا، پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا ۔ ہم ہی نے پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ھڈیاں بنائیں، پھر ھڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر (دیکھو کس طرح) ہم نے اسے ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا کھڑا کیا ۔ پھر (کیا ہی) بابرکت (ہستی) ہے ۔ اللہ (کی) تمام صنّاعوں سے بہتر صناع ۔

۳ ۔ الذی احسن کل شی خلقه و بدأ خلق الانسان من طین ۔ ثم جعل نسله من سللٰة من ماء مهین ثم سوّٰہ ونفخ فیه من روحه و جعل لکم السمع و الابصار و الأفئِدة قلیلاً ما تشکرون ۔ (۳)

ترجمہ : (وہی اللہ ہے) جس نے جو چیز بھی بنائی خوب ہی بنائی ۔ اور اس نے انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی ، پھر اس کی نسل نچڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی، پھر اس (کے پتلے) کو (نک شکل سے) درست کیا ۔ پھر اس میں اپنی روح سے (کچھ پھونکا ، اور تم لوگوں کو کان، آنکھ اور دل

دیئے (اس پر بھی) تم لوگ کم ھی (اس کا) شکر کرتے ھو ۔

۴ ۔ أیحسب الانسان ان یترک سدی الم یک نطفةً من منی یّمنی ثم کان علقةً فخلق فسوّیٰ ۔ فجعل منه الزوجین الذکر والانثیٰ (۴)

ترجمه : کیا انسان نے یه سمجھ رکھا ہے که اس کو (بلا باز پرس) یوں ھی چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا (ابتدأ میں) وہ منی کا ایک قطرہ نه تھا ۔ جو (عورت کے رحـم میں) ٹپکایا گیا تھا، پھر وہ خون کا لوتھڑا بنا، پھر الله نے اس کو انسان بنایا ۔ پھر اس کے (أعضاء) درست کیے، پھر اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائیں ۔

۵ ۔ فلینظر الانسان مم خلق ۔ خلق من ماء دافقٍ یّخرج من بین الصلب و الترآئب (۵)

ترجمه : پس انسان کو چاھئیے که (اور نهیں تو اتنی ھی بات کو) دیکھے که وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ۔ وہ پیدا کیا گیا ہے ایک اچھلنے والے پانی سے جو ریڑھ اور سینے کی ھڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے ۔

٦ ۔ خلقکم من نفسٍ وّاحدة ثم جعل منها زوجها وأنزل لکم من الٔانعام ثمٰنیة ازواج یخلقکم فی بطون امهتکم خلقا من بعد خلق فی ظلمت ثلث ذلکم الله ربکم له الملک لا اله الاهـو فانّی تصرفون (٦) ۔

ترجمه (اس الله) نے تم لوگوں کو (آدم کے) تـن واحد سے پیدا کیا، پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور تمھارے لیے آٹھ قسم کے مویشی پیدا کیے ۔ وھی تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے (اور بتدریج) تین تاریکیوں میں ایک شکل کے بعد دوسری شکل (دیتا چلا جاتا ہے) یھـی الله تو

تمہارا رب ہے۔ بادشاھی اسی کی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم لوگ (حق سے) کدھر پھیر لیے جا رھے ھو ؟

۷۔ وکیف تاخذونه وقد افضیٰ بعضکم الی بعض وّ اخذن منکم میثاقاً غلیظاً (۷)

ترجمه : اور تم اسے کیسے واپس لے سکتے ھو، جب که تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ھو اور تم سے (نکاح کے وقت مہر و نفقه کا) پکا قول لے چکی ھیں۔

۸۔ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم أنّیٰ شئتم۔ (۸)

ترجمه : تمہاری بیویاں (گویا) تمہاری کھیتیاں ھیں، تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاھو جاؤ۔

۹۔ فالئٰن باشروھن وابتغوا ما کتب الله لکم (۹)۔

ترجمه: سو اب روزوں میں (رات کے وقت) ان سے ھم بستر ھو، اور جو کچھ الله نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اس (کے حاصل کرنے) کی خواھش کرو۔

۱۰۔ ومن اٰیته ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیها وجعل بینکم مودةً وّ رحمة (۱۰)

ترجمه : (اور اسی کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے (ایک یه بھی) ہے که اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکه تم ان سے سکون حاصل کرو اور تم (میاں بیوی) کے درمیان محبت و ھمدردی پیدا کر دی۔

۱۱۔ ھوالذی خلقکم من نفس وّاحدة وّجعل منها زوجها لیسکن الیها فلما تغشّٰها حملت حملاً خفیفاً فمرّت به (۱۱)۔

ترجمه : اور وه (الله) ھی ہے جس نے تمھیں تن واحد سے

پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کے پاس سکون حاصل کرے ۔ مرد نے جب عورت کو ڈھانپ لیا تو عورت کو هلکا سے حمل رہ گیا، پھر وہ اسے لیے چلتی پھرتی رهی ۔

۱۲ ۔ والذین هم لفروجهم حٰفظون الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین ۔ فمن ابتغی وراء ذلک فاؤلئک هم العٰدون (۱۲)۔

ترجمه : جو اپنی شرمگاهوں کی حفاظت کرتے هیں، سوائے اپنی بیویوں یا اپنے هاتھ کے مال کے که (ان سے زنا شوئی) ان پر کوئی الزام نهیں لیکن جو اس کے علاوہ کچھ اور چاهیں تو ایسے هی لوگ حد سے گزر جانے والے هیں ۔

۱۳ ۔ لعنه الله و قال لاتخذنّ من عبادک نصیباً مفروضاً ولأضلنهم ولامنینهم ولآمرنهم فلیبتکن اٰذان الانعام ولامرنهم فلیغیرن خلق الله ومن یّتخذ الشیطن وَلیّاً من دون الله فقد خسر خسراناً مبیناً ۔ (۱۳)

ترجمه : جس (شیطان) پر الله کی لعنت ہے، تو جس نے الله تعالی سے کہا تھا که میں تیرے بندوں سے (نذر نیاز) کا ایک حصه مقرر لے کر رهوں گا ۔ ان کو بهکاؤں گا ۔ ان کو آرزؤں مین الجھاؤں گا ۔ اور انهیں حکم دوں گا ۔ تو وہ میری هدایت کے مطابق جانوروں کے کان چیر کریں گے ۔ اور انهیں حکم دوں گا ۔ تو وہ (میری هدایت کے مطابق) خدائی ساخت میں تبدیلی کریں گے اور جو کوئی الله کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنائے وہ صریح گھاٹے میں آ گیا ۔

محل استدلال :

آیت نمبر ۱ : (۵) سورۃ حج میں انسانی پیدائش کے مراحل بیان کرنے کے بعد فرمایا لنبین لکم ونقر فی الارحام مانشاء اِلی اجل مسمی یہ ہم اس لیے بتا رہے ہیں تاکہ تم پر اپنی قدرت کی کارفرمائیاں ظاہر کریں، پھر دیکھو ہم جس نطفے کو چاہتے ہیں (کہ تکمیل تک پہنچائیں) اسے ایک مقررہ میعاد تک رحم میں ٹھہرائے رہتے ہیں۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ انسانی تخلیق کے تمام مراحل رحم میں درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے تکمیل کو پہنچتے ہیں، یہ ایک فطری نظام تخلیق ہے۔ (یعنی اس کے علاوہ نلکی (ٹیوب) کا طریقہ غیرفطری ہے۔)

آیت نمبر ۲ (۱۲ ـ ۱۳ ـ ۱۴) سورۃ مؤمنون میں ثم جعلناہ فی قرار مکین فرمایا، یعنی ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ نطفہ بنا کر رکھا، اس آیت میں بھی انسانی تخلیق کے مختلف مدارج و مراحل بیان کرتے ہوئے آغاز میں فرمایا (فی قرار مکین) اس سے مراد رحم مادر ہے۔ جیسا آیت (٦) میں اسکی وضاحت ملتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ٹیوب کو قرار مکین نہیں قرار دیا جا سکتا ۔ ٹیوب بدل سکتی ہے ، جس اختلاط نسب کا قوی اندیشہ ہے۔

آیت نمبر ۳ : سورۃ سجدہ (۷) (۸) (۹) میں،،من سلالة من مهین،، مذکور ہے۔ اس ،،پانی،، کو مصنوعی طریقے سے انسانی بدن سے کشید نہیں کیا جا سکتا ، اس کے لیے یا تو جلق کی شکل اختیار کی جائے گی جو شرعاً ممنوع ہے جیسا کہ ذیل کی آیت (۷) سے معلوم ہوگا ، یا غزل کا طریقہ استعمال کیا جائے گا، یہ عزل بھی جائز نہیں ہے۔ حدیث میں اس کو مؤودۃ صغری قرار دیا گیا ہے، ـ ـ ـ ـ قرآن مجید میں واذا المؤودۃ سئلت بأی ذنب قتلت آیت کے عموم کی بنا پر

کیا جا سکتا ہے کہ یہاں مؤودہ صغریٰ اور مؤودہ کبریٰ دونوں مراد ہوں گے۔

آیت نمبر ۴ : سورۃ قیامہ (۳٦ تا ۳۹) یہاں الفاظ ھیں من منی یمنی سے مراد رحم مادر میں منی ٹپکانا ہے۔ یہی فطری طریقہ ہے جیسا کہ دوسری آیت سورۃ مرسلٰت میں واضح طور پر ارشاد ربانی ہے۔

یعنی کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا، پھر ہم نے اس کو ایک مقررہ وقت تک محفوظ جگہ ٹھہرائے رکھا۔ (آیت ۲۰ ۔ ۲۱)

آیت نمبر ۵: (۵ تاً ۷) سورۃ الطارق ۔ اسی آیت میں محل استدلال من ماء دافق ہے یہ فطری اور صحیح شکل ہے۔ نلکی ٹیوب کی صورت میں دفق کا فقدان ہوگا ۔ لذت مباشرت ایک فطری تقاضا ہے اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے، ٹیوب میں یہ بات کہاں ؟

آیت نمبر ٦ : سورۃ زمر (٦) اس آیت میں محل استدلال یہ کلمات ھیں، یخلقکم فی بطون امھاتکم خلقا بعد خلق فی ظلمت ثلاث یعنی انسان اپنی ماں کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے خلقا بعد خلق، یعنی تمام مراحل تخلیق ماں کے پیٹ ھی میں طے پاتے ھیں ، یعنی نطفہ سے لے کر مکمل انسانی شکل اختیار کرنے تک ، لیکن ٹیوب کی صورت میں چند ھفتے یا چند ماہ تخلیق کا ایک مرحلہ ماں کے پیٹ سے باھر طے ہوگا ۔ ظاھر ہے کہ یہ ایک غیر فطری بلکہ غیر شرعی طریقہ ہوگا۔

مزید وضاحت ذیل میں مذکور ہے۔

آیت نمبر ۷: سورۃ النساء آیت (۲۱) محل استدلال یہ جملہ ہے وقد افضیٰ بعضکم الی بعض اس آیت میں براہ راست جنسی تعلق کو بتایا گیا ہے جو ایک فطری امر ہے۔

آیت نمبر ۸ : سورۃ بقرہ (۲۲۳) اس آیت میں بھی براہ راست مباشرت کی طرف رہنمائی دی گئی ہے۔ جس طرح عورت کے ساتھ لواطت غیر فطری فعل ہو گا اور حرام ٹھہرایا جائے گا یہی صورت ٹیوب میں قرار دینی ہو گی ۔

آیت نمبر ۹: سورۃ بقرہ (۱۸۳) اس آیت میں طلب اولاد کو براہ راست مباشرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ یہاں طلب اولاد کے لیے مباشرت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کیوں کہ باشروھن امر کا صیغہ ہے جو اپنے اصلی استعمال کے لحاظ سے وجوب پر دلالت کرتا ہے ۔

آیت نمبر ۱۰: سورۃ روم (۲۱) میں رشتہ ازدواج کے مقاصد بیان کیے گئے ھیں، ٹیوب کا طریقہ جب عام رائج ھو جائے گا تو یہ محبت و الفت کا تعلق ختم ھو جائے گا ۔

آیت نمبر ۱۱ : سورۃ اعراف (۱۸۹) اس آیت میں محل استدلال یہ الفاظ ھیں فلمّا یغشاھا حملت حملاخفیفاً یعنی فطری طریقہ یہی ہے کہ بیوی کے ساتھ براہ راست جنسی تعلق قائم کیا جائے ۔

آیت نمبر ۱۲ : سورۃ معارج (۲۸ ۔ ۳۱) اس آیت میں صرف دو طریقے جنسی تعلق کے بتائے گئے ھیں ۔ یعنی بیوی یا لونڈی سے اتصال کیا جائے ۔ اس بنا پر تمام طریقے مثلاً لواطت جلق، عزل ناجائز ہونگے۔

اسی طرح ٹیوب بےبی کیوں کہ مادہ تولید مرد سے کشید کرنے کے لیے عزل کا طریقہ اختیار کرنا ہوگا ، جو ناجائز ہے (پہلے اس کا بیان ھو چکا ہے ۔) ان آیات مذکورہ کو سننے کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ ان آیات میں فطری نظام تخلیق کا بیان ہے ، اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ دوسرا کوئی طریقہ ناجائز ہے، جواب یہ ہے ۔

آیت نمبر ۱۳: سورۃ النساء (۱۱۹) فطری نظام تخلیق کو تبدیل کرنے کو شیطانی طریقہ قرار دیا گیا ہے آیت کے ان الفاظ پر غور کیا

جائے ولامرنهم فليغيرن خلق الله اس لیے محض یہ علاج نہیں ہے بلکہ نظام تخلیق کے مقابلہ میں شیطانی طریق کار ہے یا جس کے مفاسد زیادہ اور منافع کم ہیں ۔ علماء اصول کا ایک مشہور ضابطہ ہے کہ درؤالمفاسد مقدم علی جلب المنافع یعنی مفاسد (خرابیوں) کو دور کرنا ، منافع کے حصول پر مقدم ہے۔ اس بنا پر اس طریق کار کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا ۔

ایک شبہ کا ازالہ :

کہا جا سکتا ہے کہ اپریشن کے طریقہ سے بھی بچے کی پیدائش ہوتی ہے یہ بھی تو غیر فطری طریقہ ہے ، اسے کیسے جائز قرار دیا جا سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اپریشن کا طریقہ وہاں اختیار کیا جاتا ہے جہاں موت کا خطرہ ہو، اور طبعی طور پر بچے کی پیدائش ناممکن ہو، ظاہر ہے کہ اس موقع پر ماں کی جان بچانے کے لیے اضطراری طور پر یہ اپریشن کیا جاتا ہے۔ اور اس کے جواز کے لئے درج ذیل آیۃ کریمہ موجود ہے۔

فمن اضطر غير باغ وّلا عاد فلا اثم عليه (۱۴)

(لیکن جو شخص بے قرار ہو جائے جب کہ وہ عدول حکمی کرنے والا نہ ہو اور حدّ (ضرورت) سے تجاوز کرنے والا نہ ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے)جان بچانے کے لیے آپریشن کا طریقہ اختیار کرنے پر ٹیوب بے بی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا ۔ اولاد کے حصول کی خواھش کو اضطراری قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ ایسا عقیم شخص علاج کے دوسرے طریقے اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن جدید طریقہ حرام کاری کا ذریعہ بن سکتا ہے اس لیے ایک مومن اس کے جواز کا تصور ہی نہیں کر سکتا ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے انسان کو حیوانات کے درجہ تک گرا رکھا، اس صورت میں ہم اس آیت کے مصداق ہو جائیں گے ۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین

بےشک ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ۔ پھر اسے نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا) ۔ اس معکوس ترقی سے کون بچ سکتے ہیں ، ۔ فرمایا الا الذین امنوا وعملوا الصالحات مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (ہی) کیے ۔ (سورة التین)

اللہ تعالی کے تخلیقی نظام کو تبدیل کرنے کی مثال (بطور شاهد) حسب ذیل حدیث میں ملتی ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتصنعات والمتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ ۔ (۱۵)

(یعنی اللہ تعالی نے لعنت کی ہے ان عورتوں پر (۱) گوندنے والیاں (۲) گدوانے والیاں (۳) منہ پر سے بال نوچنے والیاں (۴) دانتوں کے درمیان سوراخ کرنے والیاں ، حسن و جمال کے لیے ۔ اللہ تعالی کی تخلیق (ساخت) بدلنے والیاں ۔) حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اللہ تعالی نے لعنت کی بال ملانے والی پر اور بال ملوانے والی پر اور گوندنے والی اور گندوانے والی پر ۔ یعنی اصلی بالوں پر اضافہ کرتے ہوئے مصنوعی بال لگانے والی عورت ملعون ہے۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے جس ساخت پر پیدا کیا ہے اس میں تغیر و تبدیلی جائز نہیں ہے ۔ یہ تبدیلی وہیں ہو سکتی ہے جہاں شرعی طور پر جواز نکلتا ہے۔ یہی معاملہ فطری نظام تخلیق کا ہے کہ اس میں تغیر جائز نہیں ہے۔

ایک اشکال :

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کو تین طلاق دی جا چکی ہوں وہ اس شوہر کے لیے حلال نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ کوئی دوسرا آدمی اس سے نکاح کرے ۔ اور پھر اسے طلاق دیدے تو اس

شکل میں وہ پہلے شوہر کے نکاح میں آ سکتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا
حتیٰ تنکح زوجا غیرہ

ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ محض نکاح (عقد) کافی نہیں ہے بلکہ لذت جماع کا حصول بھی ضروری ہے ، حدیث کے الفاظ یہ ھیں۔

حتی یذوق عسیلتہا کما ذاق الاول (١٦)۔

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ اگر ٹیوب میں ایسی عورت کا بیضہ اور مرد کا مادہ تولید جمع ہو جائے یعنی شوہر ثانی کا مادہ تولید اور تجربہ ناکام ہو جائے یعنی کوئی اولاد نہ ہو تو کیا وہ اپنے سابق شوہر سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ ؟ اس حدیث میں بھی فطری نظام تخلیق کی طرف رہنمائی کی گئی ہے اس بنا پر مصنوعی تخم ریزی کا عمل شیطانی طریقہ کار ہو گا۔

حوالہ جات

١۔ سورہ حج ، آیت ٥
٢۔ سورۃ مؤمنون، آیات ١٢ ۔ ١٣ ۔ ١٤
٣۔ سورۃ السجدہ ، آیت ٦ ۔ ٨
٤۔ سورہ القیمۃ ، آیات ٣٦ تا ٣٩
٥۔ سورۃ الطارق آیات ٥، ٦، ٧
٦۔ سورۃ الزمر آیت ٦
٧۔ سورۃ النساء ۔ آیت ٢١
٨۔ سورۃ البقرہ آیت ٢٢٣
٩۔ سورۃ البقرہ آیت ١٨٧
١٠۔ سورۃ الروم آیت ٢١
١١۔ سورۃ الاعراف آیت ١٨٩
١٢۔ سورۃ مؤمنون آیات ٥ ۔ ٧
١٣۔ سورۃ النساء آیات ١١٨ ۔ ١١٩
١٤۔ سورۃ البقرہ آیت ١٧٣
١٥۔ صحیح بخاری ج ٨ ص.٦٣
١٦۔ تفسیر ابن کثیر ج ١ ص ٢٧٨ بحوالہ صحیح بخاری و مسلم